# 84849 ـ اپنی بنا پر طلاق ہونے والی عورت سے شادی کرنا

**سوال**

میری تیرہ برس قبل شادی ہوئی اور میرے تین بچے بھی ہیں، تقریبا دو برس سے میں اپنی بیوی کے بستر سے علیحدہ ہوں اور اس کے علاوہ میری بیوی بہت موٹی بھی ہو گئی وہ اپنا خیال بھی نہیں کرتی، ڈیڑھ برس سے میرا ایک شادی شادہ عورت سے تعلق بنا ہے اور یہ عورت مجھ سے بہت زیادہ محبت کرنے لگی ہے حتی کہ اس نے اپنے خاوند اور دونوں بچیوں کو بھی چھوڑ دیا ہے اور اسے ایک طلاق بھی ہو چکی ہےز
جب سے اسے طلاق ہوئی ہے وہ مجھ سے زیادہ تعلق رکھنے لگی ہے حتی کہ وہ مجھ سے ملنے کے لیے اپناشہر چھوڑ کر میرے شہر میں آئی ہے اور چند ایام میرے ساتھ رہ رہی ہے ( میرے بیوی بچے دوسرے شہر میں ہیں ) وہ عورت مجھ سے روزانہ فون اور اي میل پر رابطہ کرتی ہے.
ہمارا کئی بار شادی کرنے پر اتفاق ہوا لیکن ہر بار اپنے بچوں اور گھر کی تباہی کا سوچ کر میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں، لیکن مجھے اس عورت پر بھی بڑا ترس آتا ہے کیونکہ اس نے میرے لیے اپنی زندگی اور بچیوں کی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا ( حالانکہ میں نے اسے طلاق لینے کا نہیں کہا تھا ) میں اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن میں یہ بھی نہیں بھول سکتا کہ وہ مجھ سے قبل کسی اور شخص کی بیوی تھی جو اس سے جنسی تعلقات قائم کرتا رہا ہے.
اب رمضان المبارک سے میں نے دینی امور کا التزام کرنا شروع کر دیا اور ساری نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرتا ہوں کسی نماز سے پیچھے نہیں رہتا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں، اور صدقہ و خیرات بھی، اور اب میرا اخلاق بھی پہلے سے بہت بہتر اور اچھا ہو گیا ہے، اور اب وہ عورت بھی بہت اچھی ہو گئی ہے، مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے کہ میں کہیں اس عورت کی پہلی زندگی تباہ کرنے کا سبب تو نہیں بنا، اور میں اس کے ساتھ اپنی دوسری بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں، لیکن مجھے اپنا گھر تباہ ہونے کا خطرہ ہے، اور میں اس کی پہلی شادی نہیں بھول سکوں گا.
برائے مہربانی میری راہنمائی کریں، کیونکہ مجھے ضمیر کی ملامت درپیش ہے جس کی بنا پر میری عبادت بھی خراب ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے مالی طور پر میں شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں.

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

ان لوگوں پر بہت تعجب ہوتا ہے جو ہلاکت و تباہی کی راہ پر چل پڑتے ہیں.

اور ان لوگوں پر بھی افسوس ہوتا ہے جو ہر اس وادی میں کودنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں فانی اور ختم ہونے والی لذت یا وہمی سعادت ہو.

جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے گھر اور اولاد کی نعمت سے مالا مال کیا ہو؛ لیکن وہ اس پر راضی و مطئمن نہ ہو بلکہ وہ لوگوں کی سعادت و خوشی اور گھر تباہ کرنے سے سکون حاصل کرے اور راضی و مطمئن ہو مجھے نہیں معلوم کہ وہ کونسی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اور کس راستے پر چل رہے ہي ؟!

پھر عزیز سائل آپ کو یہی ہے نا کہ آپ اپنی بیوی اور بچوں کی ماں کو یہی الزام دیتے ہو کہ وہ بہت موٹی ہو گئی ہے لیکن اس کی عزت میں شك نہیں کرتے کہ وہ عفت و عصمت کی حفاظت نہیں کرتی!!

بہت تعجب کی بات ہے کہ جب شیطان انسان کے لیے اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو مزین کر کے پیش کرتا ہے اور اسے اللہ کی حلال کردہ سے ہر طرح سے روکتا ہے!!

اور آپ کی بیوی کا کون خیال کریگا حالانکہ آپ نے اسے ایك لمبے عرصہ سے چھوڑ رکھا ہے، اور پھر تم اس پر ہی بس نہیں کر رہے بلکہ تم اس سے دور کسی اور شہر میں بسنے لگے ہو اور آپ کی بیوی اور بچے کسی دوسرے شہر میں؟!!

کیا گھر ایسے ہوتے ہیں اور گھر ایسے بستے ہیں؟!! کیا آپ اپنے خاندان اور فیملی کی دیکھ بھال اس طرح کر رہے ہیں جسے اللہ تعالی نے آپ کی ذمہ داری اور کفالت میں دیا ہے؟!!

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ کسی شخص کو اس کی پہلی بیوی کافی نہ ہو، یا پھر وہ اس کے کسی معاملہ میں کوتاہی کرتی ہو تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہم ـ مسلمانوں ـ پر وسعت کی ہے کہ ہمارے لیے چار بیویاں مباح کی ہیں، جو بیویوں اور بچوں کی دیکھ بھال کے مقابلہ میں ایك دوسری کی کمی کو پوری کریگی.

لہذا اپنے نفس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس پر نظر نہ رکھیں جس کا اللہ نے دوسروں پر احسان کیا ہے، یا ہم پر اسے فضیلت دی ہے چاہے وہ بیوی ہو یا اولاد یا مال.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور اللہ تعالی سے اس کا فضل مانگو، یقینا اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے " النساء ( 32 ).

اور جب اللہ تعالی نے ہم پر حلال کا احسان کیا اور حلال میں ہی کفایت ہے، تو پھر اپنے نفس کی عفت اور اس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے غلط راستہ اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؛ صرف یہی ہو سکتا ہے جب انسان کی خواہش اور ارادہ شہوات کے پیچھے بھاگنے کا ہو ؟!!

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی کسی کی بیوی کو اس کے خاوند یا غلام کو اس کے مالك پرخراب کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2175 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك روایت میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو خراب کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 5170 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" من خبب " پہلی باء پر شد کے ساتھ: معنی یہ ہے کہ اسے خراب کیا اور دھوکہ دیا.

" امراۃ علی زوجھا " اس کی بیوی کے سامنے اس کے خاوند کے عیب بیان کرے، یا پھر کسی اجنبی مرد کے اوصاف بیان کرے"

دیکھیں: عون المعبود ( 6 / 159 ).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" من خبب زوجۃ امرئ " یعنی اسے دھوکہ دیا اور اسے خراب کیا، یا اس سے شادی کرنے کے لیے یا کسی دوسرے سے شادی کرنے کے لیے اسے طلاق لینے کا کہا "

دیکھیں: عون المعبود ( 14 / 52 ).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایك امام نے ایك عورت کو اس کے خاوند پر خراب کر دیا حتی کہ اس عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا اور وہ امام

اس سے خلوت کرنے لگے تو کیا اس کے پیچھے نماز ادا کرنی جائز ہے، اور اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" مسند احمد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

" جس نے بھی کسی عورت کو اس کے خاوند خراب کیا، یا غلام کو اس کے مالك پر خراب کیا تو وہ ہم میں سے نہیں "

اس لیے آدمی کی خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی کرانے کی کوشش کرنا بہت شدید قسم کا گناہ ہے، اور یہ جادوگروں کے افعال میں شامل ہوتا ہے، جو کہ شیطانوں کے سب سے بڑے افعال میں ہے، خاص کر جب عورت کو اس کے خاوند پر خراب اس لیے کیا جائے کہ وہ اس سے خود شادی کر لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس عورت سے خلوت پر اصرار ہو، اور قرائن اس کے برعکس دلالت کریں.

اس طرح کے شخص کو مسلمانوں کا امام نہ نہیں بنانا چاہیے حتی کہ وہ توبہ کر لے، اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر کسی عادل و راہ مستقیم پر چلنے والے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا ممکن ہو تو اس کو امام بنایا جائے اور فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والے شخص کے پیچھے بغیر کسی ضرورت کے نماز ادا نہ کی جائے " واللہ اعلم

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 23 / 363 ).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

" ایسا کرنے والے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اس سے برات کا اظہار کیا ہے، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کی منگنی پر منگنی کرنے اور کسی بھائی کا کسی چیز کا ریٹ لگانے کی صورت میں دوسرے کا ریٹ لگانے پر منع کیا ہے تو پھر جو شخص خاوند اور بیوی یا مالك اور لونڈی کے مابین علیحدگی کرانے کی کوشش کرے تا کہ وہ ان سے اپنا تعلق قائم کر سکے تو اس کی حالت کیا ہو گی.

اور اس طرح کی صورت کے عاشق اور ان کے معاونین دیوث ہیں جو اسے گناہ شمار نہیں کرتے؛ اس عاشق کی طلب میں اپنی معشوق سے ملنا اور خاوند اور مالك میں شراکت کرنا ہے اس میں تو گناہ کے علاوہ دوسرے پر ظلم بھی ہے جو فحاشی کے گناہ سے کم نہیں اگر اس پر شك نہ ہو، اور پھر فحاشی سے توبہ کرنے سے دوسرے کا تو حق ساقط نہیں ہو جاتا کیونکہ توبہ تو اللہ کے حق کو ساقط کرتی ہے، لیکن بندے کا حق تو باقی ہے، وہ روز قیامت اپنے حق

کا مطالبہ کر سکتا ہے، کیونکہ خاوند پر اس کی محبوب بیوی کو خراب کرنا اس کے بستر پر زیادتی کرنا ہے جو اس کے سارا مال چھیننے کے ظلم سے بھی شیدید ہے، اسی لیے اسے اس سے سارا مال چھن جانے سے بھی زیادہ اذیت و تکلیف ہوتی ہے، اور اس کے نزدیك تو یہ اس کا خون بہانے کے برابر بھی نہیں بلکہ اس سے بھی زیاد ہے.

اس فحش کام سے زیادہ اور کونسا ظلم ہو سکتا ہے جس کا گناہ زیادہ ہو، مظلوم شخص کو روز قیامت کھڑا کر کے کہا جائیگا تم ظالم کی نیکیوں سے جتنی چاہو لے لو، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تمہارا کیا گمان ہے ؟ ! یعنی تم کیا خیال کرتے ہو کہ اس کی کوئی نیکی باقی بچے گی.

اور اگر اس کے ساتھ یہ بھی ہو کہ وہ اپنے پڑوسی پر ظلم کرنے والا ہو، یا پھر اپنی کسی رشتہ دار یا محرم پر ظلم کرے، تو ظلم میں تعدد ہوگا، اور رشتہ دار سے قطع تعلقی کرنا اور پڑوسی کو اذیت دینا تو یقینی ظلم ہے، اور پھر قطع رحمی کرنے والا تو جنت میں داخل نہیں ہو گا، اور نہ ہی وہ شخص جس کی اذیت اور برائیوں سے اس کا پڑوسی بھی محفوظ نہ رہے "

دیکھیں: الجواب الکافی ( 154 ).

بیوی کو خاوند کے لیے خراب کرنے کا مقصد یہی نہیں کہ آپ اس کو طلاق حاصل کرنے کا کہیں، بلکہ یہ بھی خاوند کے لیے بیوی کو خراب کرنے میں شامل ہوتا ہے کہ آپ اس کے احساسات و شعور کو چھیڑنے کی کوشش اور اس سے تعلق قائم کرنا تو سب سے بڑی خرابی ہے، اور لوگوں میں اس کی کوشش کرنا سب سے بڑا جرم ہے.

جی ہاں - میرے سائل بھائی - آپ نے جب اس عورت سے تعارف کیا اور اس سے رابطہ کیا حتی کہ اس نے اپنا گھر تباہ کر لیا جو آپ سے بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے، اور اس عورت نے بھی اپنے خاوند کو چھوڑ کر کسی اور مرد سے تعلق قائم کر کے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے، اور یہیں پر بس نہیں کی بلکہ اپنے خاوند سے طلاق بھی لے لی، اور اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر تباہ کر بیٹھی، اور اس نے ایسی چیز کا مطالبہ کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھی.

ثوبان رضی اللہ تعلی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2055 ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1187 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2226 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہم امید کرتے ہیں کہ اس جواب کو پڑھنے اور اس سزا کو معلوم کرنے والے ہر شخص کے دل میں اللہ تعالی حرمتوں کو پامال کرنے کی سزا کی ہیبت ڈال دے، اور دوسری جنس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور بات چیت کرنے میں تساہل کرنے والے شخص میں اس سے ڈر پیدا کر دے، ہم نے کئی بار کئی سوالات کے جوابات میں اس چیز کی حرمت کے متعلق اہل علم کی کلام بھی ذکر کی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 26890 ) اور ( 52768 ) اور ( 66266 ) اور ( 59907 ) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اسی طرح ہم امید کرتے ہیں کہ یہ چیز اس کے لیے خالص اور سچی توبہ کا باعث بنےگی، اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کا باعث ہوگی، اور اللہ سے اپنے کیے کی معافی و بخشش کی طلب کر سکے، اور بالآخر مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کرنے کا باعث بنے.

میرے بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جب بندہ صدق دل سے توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اور پھر اللہ کی رحمت کے دروازے تو مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تك کھلے ہیں، بلکہ اکثر طور پر بندہ معصیت کے بعد توبہ کر کے پہلے سے بہتر ہو جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

" کہہ دیں اے میرے وہ بندوں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقینا اللہ تعالی سارے گناہ بخش دینے والا ہے، یقینا وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی اطاعت کرو لو قبل اس کے کہ تمہیں عذاب ہو پھر تمہاری مدد نہیں کی جائیگی " الزمر ( 53 ـ 54 ).

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی توبہ کرنے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے " البقرۃ ( 222 ).

دوم:

سچی اور خالص توبہ کی شروط میں شامل ہے کہ مظلوم کے حقوق واپس کیے جائیں، کیونکہ جب تك مظلوم کا حق واپس نہ کیا جائے اور آخرت سے قبل مظلوم شخص اپنا حق نہ لے لے مؤاخذہ ساقط نہیں ہوتا.

اس لیے اس عورت پر واجب و ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر واپس جائے اور اپنے سابقہ خاوند سے معذرت کر کے اس کے پاس ہی رہے، اور اس میں اسے اپنے رشتہ داروں کو واسطہ بنا کر لے جانا چاہیے، اور اگر یہ معاملہ اور مقدمہ قاضی کی عدالت میں لے جایا جائے تو قاضی اس عورت کے ساتھ عقد نکاح اس وقت تك جائز قرار نہیں دے گا

جب تك وہ توبہ نہ کر لے اور اپنے خاوند کے پاس واپس نہ چلی جائے.

الموسوعہ الفقهية میں درج ہے:

" فقہاء کرام نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس پر تنگی کی جائے اور اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہو، حتی کہ مالکی حضرات تو خاوند پر بیوی کو خراب کرنے والے کے ساتھ ابدی طور پر نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، تا کہ اسے بھی وہی سزا ملے جو اس نے اس کے خاوند کے ساتھ کیا ہے، تا کہ لوگ اسے بیویوں کو خراب کرنے کا وسیلہ ہی نہ بنا لیں " انتہی

دیکھیں: الموسوعہ الفقهية ( 5 / 251 ).

اور پھر وہ شادی جس کی ابتدا ہی اللہ کی معصیت و نافرمانی سے کی جائے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی، اور بطور سزا وہ اس کے لیے خلاف ہی گی.

اس لیے اگر خاوند معاف کر دے تو ، اور اگر انکار کر دے اور اسے اپنی بیوی نہ بنانا چاہے تو پھر اس صورت میں آپ دونوں کے لیے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ کو ہر وقت اللہ سے معافی و بخشش طلب کرنے کا احساس رہنا چاہیے.

جمہور علماء کرام کے خیال میں بیوی کو خراب کر کے طلاق حاصل کرنے کے بعد اس سے عقد نکاح کرنا صحیح ہے، لیکن اسے خاوند کے لیے بیوی کو خراب کرنے کا گناہ ضرور ہو گا، اور راجح قول بھی یہی ہے، لیکن بعض مالکیہ اور حنابلہ نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس عقد نکاح کو باطل قرار دیا ہے.

چنانچہ حنبلی کتاب الاقناع ( 3 / 181 ) میں درج ہے:

" اور ایسے شخص کے متعلق جس نے بیوی کو اس کے خاوند کے لیے خراب کر دیا اور اس کے مخالف کیا کہا ہے:

اسے سخت ترین سزا دی جائیگی، امام مالك اور مام احمد وغیرہ کے ایك قول میں اس کا نکاح باطل ہو گا، اور ان میں علیحدگی کرانا واجب ہے " انتہی

اور الموسوعة الفقهية ( 11 / 19 - 20 ) میں درج ہے:

" اس مسئلہ کا بیان کرنے میں مالکیہ منفرد ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ:

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بیوی کو خراب یعنی اس کے مخالف کر دے، اور اس کے نتیجہ میں طلاق ہو جائے پھر وہ خراب کرنے والا شخص اس عورت سے خود شادی کر لے.

انہوں نے بیان کیا ہے کہ: دخول سے قبل اور بعد میں یہ نکاح فسخ ہو جائیگا اس میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس مفسد یعنی بیوی کو خراب کرنے والے کے لیے اس کے ساتھ ابدی طور پر نکاح کرنا حرام ہو گا یا نہیں اس میں ان کے دو قول ہیں:

پہلا قول: اور مشہور بھی یہی ہے - اس پر ابدی حرام نہیں بلکہ جب وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس جائے اور وہ اسے طلاق دے دے، یا پھر وہ اس کے پاس ہی رہے اور خاوند فوت ہو جائے تو اس خراب کرنے والے کے لیے اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہو گا.

دوسرا قول:

اس کے لیے ابدی حرام ہو گی، یہ قول یوسف بن عمر نے بیان کیا ہے جیسا کہ شرح الزرقانی میں بیان ہوا اور متاخرین میں سے کئی نے فتوی دیا ہے.

اس کے ساتھ یہ ہے کہ مالکیہ کے علاوہ دوسرے فقھاء نے اس مسئلہ کی صراحت نہیں کی لیکن اس میں حکم حرمت کا ہے جیسا کہ اوپر والی سابقہ حدیث سے معلوم ہے " انتہی

اور كتب ائمة الدعوة النجدية ( 7 / 89 ) میں درج ہے:

شیخ عبد اللہ بن الشیخ محمد رحمہما اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایك شخص نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف کر کے اس سے خود شادی کر لی تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" دوسرے شخص کا نکاح جس نے بیوی کو خاوند کے خلاف کیا ہے وہ نکاح باطل ہے، اور اس سے علیحدگی کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ اس نے ایسا کر کے اللہ کی نافرمانی کی ہے . انتہی

آپ کی سچی توبہ اور اللہ کے ساتھ صدق کے ساتھ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کو اس عورت سے شادی کرنے کی توفیق دے لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ عورت اپنی اصلاح کر لے جو اس نے اپنے پہلے خاوند کے ساتھ خرابی کی ہے.

اور رہا یہ مسئلہ کہ وہ آپ کے علاوہ کسی اور کی بیوی رہی ہے، اور ان دونوں میں میاں اور بیوی کے تعلقات قائم تھے تو یہ ایك ایسا وسوسہ ہے جس کی حقیقت میں کوئی قدر و قیمت نہیں؛ آزاد شخص جس سے نفرت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کسی کے ساتھ حرام تعلقات سے اپنے آپ کو پراگندہ کرے، لیکن اللہ نے اپنے بندوں کے لیے جو حلال اور مشروع کیا ہے اس سے نفرت کرنے کی کوئی گنجائش اور وجہ نہیں ہے!!

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

" اگر وہ ( رسول صلی اللہ علیہ وسلم ) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائےگا، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اللہ کے حضور جھکنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت بجا لانے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں " التحریم ( 5 ).

چنانچہ اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوہ عورتوں سے شادي کرنا بھی اسی طرح نعمت قرار دی ہے جس طرح ایك کنواری سے شادی کرنا نعمت ہے.

پھر آپ کو اولاد ضائع ہونے کا جو خدشہ لاحق ہے وہ تو وارد ہے جس کے بارہ میں آپ کو سوچنا اور غور و فکر ضرور کرنا ہو گا کہ پہلی شادی کے بعد دوسری شادی کرنے سے ان کا کیا ہو گا؛ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ جب آپ اس یا کسی اور عورت سے شادی کریں تو آپ پہلے گھر کو تباہ کر کے اپنا دوسرا گھر مت بنائیں جس میں آپ کی پہلی بیوی اور بچے رہتے ہیں.

بلکہ جو شخص اس میں پڑنا چاہتا ہو اور اس کا تجربہ کرنا چاہے تو اس کے پاس حکمت و عقل و دانش ہونی چاہیے جو اس کے گھر کو چلانے میں ممد و معاون ثابت ہو، اور اس کی دیکھ بھال میں معاونت کرے، اور اس کے پاس بیویوں میں عدل و انصاف بھی ہونا چاہیے، اور ہر بیوی کو اس کا حق ادا کرنا ہو گا، کہ کسی کا کوئی حق باقی نہ رہے کہ کل روز قیامت اس سے اللہ کے سامنے اس حق کا مطالبہ کرنے لگے.

عرب کے ایك شخص جس کی ایك سے زائد بیویاں تھیں سے کہا گیا: تم ان سب کو کیسے جمع کرنے پر قادر ہوئے ؟

تو اس کا جواب تھا:

ہم نوجوان تھے جو انہیں ہم پر صبر دلاتا تھا، اور ہمارے پاس مال بھی تھا جو انہیں ہمارے لیے صبر دلاتا، پھر حسن خلق باقی رہا تو ہم حسن اخلاق کے بھی مالك ہیں اور ہم زندگی بسر کر رہے ہیں !! "

دیکھیں: عیون الاخبار ( 1 / 396 ).

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو معاف کرے اور توفیق سے نوازے.

والله اعلم .